رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

جلد ۶/۴۰ ۲۵ صلح ۱۳۳۱ھش ۲۵ جنوری ۱۹۵۲ء نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ دل کی حالت بھی بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ظفراللہ خان کی لارڈ اسمے سے دوسری ملاقات

لنڈن ۲۴ جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نے آج برطانیہ کے تعلقات دولتِ مشترکہ کے وزیر لارڈ اسمے سے پھر ملاقات کی۔ رائٹر کا کہنا ہے کہ دوسرے معاملوں کے ساتھ ساتھ آج کی ملاقات میں کشمیر کے متعلق بھی بات چیت ہوئی۔ آج رات چوہدری ظفر اللہ خان لنڈن سے پیرس اور مسٹر محمد علی کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

مصر نے کپاس کے بدلے روسی اسلحہ حاصل کرنے کیلئے باضابطہ درخواست دیدی

(الاہرام)

ابو سلطان کے قریب اسلحہ اور گولہ بارود کے برطانوی گودام میں دھماکہ۔ بارود اور توپ کے گولے اچانک بھڑک اٹھے

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ قاہرہ کے اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ مصر نے سرکاری طور پر روس سے جدید قسم کا اسلحہ مانگا ہے۔ مصر کپاس کے بدلے روسی ٹینک اور خود بخود چلنے والے ہتھیار لینا چاہتا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ پیرس میں مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے روس کے وزیر خارجہ کو اسلحہ حاصل کرنے کے لئے باضابطہ درخواست دی ہے۔ کل رات اسمٰعیلیہ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ابو سلطان کے قریب اسلحہ اور گولہ بارود کے برطانوی گودام میں زبردست دھماکے ہوئے۔ اچانک بارود اور توپ کے گولے بھڑک اٹھے۔ جس سے گودام میں آگ لگ گئی۔ ابھی تک کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ برطانوی کمان کے ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے۔ یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ یہ حادثہ بھی مصری چھاپہ ماردستوں کی توڑ پھوڑ کی مہم کے نتیجہ میں ہی واقعہ ہوا ہے۔

نیپال میں ریاستی فوج اور باغی فوج کے درمیان شدید لڑائی

کھٹمنڈو ۲۴ جنوری۔ نیپال میں ریاستی فوجوں اور باغی فوجوں کے درمیان لڑائی برابر جاری ہے۔ باغی فوج نے کھٹمنڈو کے اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن نئی دہلی۔ کے حوالے سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے۔ کہ ریاستی فوجیں صورت حال پر قابو پانے میں ایک حد تک کامیاب ہو گئی ہیں۔ ریڈیو سٹیشن اور مرکزی دفاتر کے کچھ حصہ پر انہوں نے پھر قبضہ کر لیا ہے۔ رکھشا دل کے بارہ سو افراد میں سے چار سو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ کھٹمنڈو اور باقی دنیا کے درمیان مواصلات کے تمام سلسلے اس وقت منقطع ہیں۔ اگرچہ ہندوستانی سفیر کے ذریعہ سے حکومت ہند تمام حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔ رکھشادل کے لیڈر کے۔ آئی۔ سنگھ جیل سے فرار ہو گئے ہیں۔ اور چھاپہ مار دستے منظم کرنے میں معروف ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں کہا ہے۔ کہ ساری جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل نئی حکومت بنائی جائے۔ لیکن اس میں شاہ کی پارٹی کو شامل نہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر بادشاہ نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا۔ تو میں آخر دم تک لڑائی جاری رکھوں گا۔

برطانوی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں ظفراللہ خاں کی مساعی

لنڈن ۲۴ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل لنڈن میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے جو بات چیت کی تھی۔ اس میں انہوں نے اپنی حکومت کی طرف سے برطانوی مصری جھگڑا طے کرانے کے لئے بعض تجویزیں پیش کی تھیں۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ جب تک مصر نہر سویز کے علاقے میں موجودہ صورت حال کو قابو میں نہیں لاتا اس

لڑائی بند کرنے کے معاہدے کی ایک اور — خلاف ورزی —

مظفر آباد ۲۴ جنوری۔ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں نے لڑائی بند کرنے کے معاہدے کی ایک اور خلاف ورزی کی ہے۔ پچھلے دنوں جموں سیالکوٹ سرحد پر ہندوستانی سپاہیوں نے ایک پاکستانی شہری کو ہلاک کر دیا۔ وہ سرحد سے چار سو گز ادھر پاکستانی علاقے میں گھاس کاٹ رہا تھا ہندوستانی سپاہی اسے زبردستی اٹھا کر لے گئے۔ اور اسے نہایت وحشیانہ طریق پر قتل کر ڈالا۔ اقوام متحدہ کے مبصروں کی مداخلت پر ہندوستانی فوج نے اسکی لاش واپس کی۔

ٹیونس کی صورت حال کے متعلق صدر جنرل اسمبلی سے تیرہ ملکوں کے نمائندوں کی بات چیت

پیرس ۲۴ جنوری۔ آج یہاں ۶ عرب اور سات ایشیائی ملکوں کے نمائندوں نے جن میں پاکستان کے نمائندے بھی شامل تھے۔ ٹیونس کی صورت حال کے بارے میں جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر نرودو سے بات چیت کی۔ دوران ملاقات میں انہوں نے زور دیا کہ فرانس سے کہا جائے کہ وہ ٹیونس کے قومی راہنماؤں کو فوراً رہا کر دے۔ اور ٹیونس کی آزادی کے مسئلہ کو پرامن طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کرے۔

ٹیونس ۲۴ جنوری۔ قومی لیڈروں کی گرفتاری کے بعد ٹیونس میں جو فسادات ہو رہے ہیں انہیں دبانے کے لئے الجیریا سے فرانسیسی فوجیں تیزی کے ساتھ ٹیونس بھیجی جا رہی ہیں۔ تاکہ وہ پہلے سے مقیم فرانسیسی فوجوں کی مدد کر سکیں۔ فرانسیسی حکام نے اب ان قوم پرستوں کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ جنہوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ ٹیونس میں گذشتہ ایک ہفتہ سے جو جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ان میں ۵۶ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہو چکے ہیں۔

مختصر لیکن اہم

کراچی ۲۴ جنوری۔ محترمہ فاطمہ جناح نے کہا ہے کہ قائد اعظم کے سوانح حیات میری ذاتی نگرانی میں لکھے جا رہے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۴ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے وہاں کی صوبائی حکومت مغربی پاکستان سے مزید غلہ منگوا رہی ہے۔ یہ غلہ ضرورت پڑنے پر کمی والے علاقوں میں بھیجا جائے گا۔

پشاور ۲۴ جنوری۔ گورنر سرحد نے وہاں کے دو دریاؤں کے وسائل سے آبپاشی کا کام لینے کے متعلق فوری ابتدائی سروے کی اجازت دے دی ہے۔

بہاولپور ۲۴ جنوری۔ ریاست بہاولپور میں عباسیہ منصوبے کے تحت ۳۱ ہزار ایکڑ سے زیادہ بنجر اور غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنایا جا چکا ہے۔ ابھی ۶۶ ہزار ایکڑ زمین کو مزید قابل کاشت بنایا جائے گا۔

مظفر آباد ۲۴ جنوری۔ حکومت آزاد کشمیر نے معاشرتی بہبود کے سلسلہ میں پانچ لاکھ روپے کی ایک اور رقم منظور کی ہے۔ اس میں سے ۳ لاکھ روپے ہسپتالوں کا سامان خریدنے پر اور ۲ لاکھ روپے تعلیمی اداروں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ کئے جائیں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۴۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تبصرہ

دُرِّثمین فارسی مترجم اُردو

جن احباب جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام پڑھا ہے وہ اُس کی حلاوت اور شیرینی سے بخوبی واقف ہیں۔ جو اثر۔ جتنا جذب اور جس قدر شوکت و عظمت حضرت اقدسؑ کی فارسی درثمین میں پائی جاتی ہے وہ یقیناً تمام فارسی لٹریچر میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ مگر اب تک اس مقدس کلام سے وہی خوش نصیب لطف اندوز ہو سکتے جو فارسی دان تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے درثمین فارسی کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کیا تھا مگر وہ آپ کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کو جنہوں نے حال میں اس ترجمہ کو مع اصل فارسی اشعار کے نہایت خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ شائع کر دیا ہے ترجمہ اشعار کے نیچے بین السطور دیا ہوا ہے جس سے ہر شعر کا مطلب الگ الگ بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتا ہے جو احباب حضرت اقدس علیہ السلام کا فارسی کلام نہیں پڑھ سکتے ان کے لئے یہ مترجم درثمین واقعی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ عشق الٰہی اور محبت رسولؐ کے اس کتاب میں ناظرین کو ایسے ایسے جواہر ریزے ملیں گے جو اپنی آب و تاب میں چاند اور سورج کو شرما دیں۔ فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان کے آپ اس میں ایسے تابناک نمونے پائیں گے جن سے متقدمین اور متاخرین شعرائے فارسی کا تمام ذخیرہ یکسر خالی ہے۔ دراصل انہی فارسی اشعار کے متعلق الہام الٰہی حضرت اقدسؑ کی زبان مبارک سے جاری ہوا تھا کہ:۔

"در کلامِ تو چیزیست کہ شعراء را دراں دخلے نیست"

یعنی تیرے کلام میں جو بات پائی جاتی ہے شاعروں کی وہاں تک رسائی نہیں

کتاب ہذا لاہور آرٹ پریس میں چھپی ہے اور نہایت عمدہ اور نفیس چھپی ہے۔ جلد بھی خوبصورت بندھی ہوئی ہے جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام لکھا ہوا ہے۔ صفحات ۳۴۴۔ قیمت فی جلد ۳ روپے۔ ملنے کا پتہ: مینجر حالی بک ڈپو۔ رام گلی نمبر ۲ لاہور

جامعۃ المبشرین ربوہ میں مسٹر روز (انگریز نو مسلم) کی تشریف آوری

ایک علمی تقریب اور تقسیم انعامات

مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۲ء بروز جمعرات جامعۃ المبشرین ربوہ میں ایک نہایت عمدہ اور ایمان افروز تقریب زیر صدارت جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد منعقد ہوئی۔ جس میں علاوہ دیگر معززین سلسلہ کے مکرم مسٹر روز جو حال ہی میں تحقیق و تحصیل دین کی خاطر ربوہ تشریف لائے ہیں شامل ہوئے۔ سب سے پہلے پروگرام کے مطابق مختلف موضوعات حاضرہ کے متعلق طلباء نے دس دس منٹ تک نہایت عمدہ اور ٹھوس تقاریر کیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف دینی معلومات میں ہی نہیں بلکہ قومی اور بین الاقوامی معلومات کے دائرے میں بھی خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے مسٹر روز کی موجودگی کے پیش نظر انگریزی زبان میں ایک مختصر سی تقریر کی جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کی ہدایت کیلئے آپ اپنے فضل کے دروازے کھولتا ہے۔ اور انہیں خود ہدایت کرتا ہے۔ چنانچہ خود بخود ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں کہ انسانی بصیرت حق و باطل کا امتیاز پیدا کر لیتی ہے۔

اس تقریر کے بعد مسٹر روز نے انگریزی کی ایک مختصر سی تقریر میں سٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ وہ انگلستان سے سیلون چلے گئے تھے۔ کیونکہ بدھ ازم کی تعلیم کا ان پر خاص اثر تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ حقیقی روحانیت کا سرچشمہ آج کا بدھ ازم نہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ عمل کی قوت نہیں اس اثنا میں کسی دوست نے انہیں "ٹیچنگز آف اسلام" بھیجی اور ان کا دل دفعۃً اسلام کی طرف مائل ہو گیا اور آج یہی جذبہ نشان کشاں انہیں مرکز احمدیت کی طرف لے آیا ہے۔

مسٹر روز کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے طلباء کی تقریر پر تبصرہ فرماتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی زندہ صداقتوں کے متعلق توجہ دلائی اور فرمایا کہ آج صرف احمدیت ہی ہے جو اسلام کی زندگی کا چہرہ پیش کرتی ہے اور اس کی کامل صداقتوں کو ظاہر کرتی ہے۔

اس ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے جو کچھ وقت کے لئے مشرقی افریقہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور اس وقت جلسہ میں موجود تھے جامعۃ المبشرین کے طلباء کے ورزشی سامان اور انکی کھیلوں وغیرہ کیلئے مبلغ یکصد روپے کی امداد کا وعدہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ انشاء اللہ اس قسم کی آئندہ امداد بھی حسب توفیق جاری رکھیں گے۔ ہم جامعۃ المبشرین کی طرف سے محترم شیخ صاحب کی خدمت میں شکریہ و ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے کہ وہ ایک عظیم الشان ادارے سے تعلق قائم رکھتے اور اس کی امداد کا موجب ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ

آخر میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین نے حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا فرمایا اور یہ تقریب انعامات کی تقسیم کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوئی

عبدالسلام ایم اے۔ ربوہ

الفضل کا المصلح الموعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی ۱۸۸۶ء جس شان سے حضور کی صداقت کا اظہار کر رہی ہے اس کی تفصیلات کا علم ہر احمدی کو ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس خدائی نشان کی عظمت ہر خاص و عام پر واضح کر سکے۔ اس پرچہ میں اس غرض کو پورا کرنے والے چیدہ چیدہ مضامین ہوں گے۔ اس لئے احباب کو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا ابھی سے پروگرام بنانا چاہیئے۔ زیر تبلیغ احباب میں تقسیم کرنے کے لئے یہ نہایت مفید اور قیمتی تحفہ ہوگا۔ حضرت مصلح موعود امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود باجود اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص احسان ہے اس کے شکرانے کے طور پر ہمیں اس وجود کی عظمت دنیا پر واضح کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ تبلیغ کا شوق اور جوش رکھنے والے احباب اپنی طرف سے مصلح موعود نمبر خرید کر اپنے احباب کو بھجوا سکتے ہیں۔ اور اگر قبل از وقت مطلوبہ پرچوں کی قیمت اور ڈاک کے خرچ کے ساتھ فہرست معہ مکمل پتہ بھجوا دی جائے تو ان کے نام پرچہ دفتر ہذا سے براہ راست بھجوا دیا جائے گا۔ اور اس طرح خرچ ڈاک کی جو رعایت الفضل کے ساتھ خاص ہے اس سے دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایجنٹ حضرات احباب سے دریافت کرکے مطلوبہ تعداد ریزرو کروالیں۔ مشتہرین کے لئے بھی خاص موقعہ ہوگا۔ فوری طور پر اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں ورنہ جلسہ سالانہ نمبر کی طرح متعدد احباب کو افسوس ہوگا کہ کیوں ان کا اشتہار شائع نہ ہو سکا۔

کوشش کی جائے گی کہ اس میں متعدد بلاک دیئے جائیں۔ اشتہارات زیادہ سے زیادہ دس فروری ۱۹۵۲ء تک معہ پیشگی اُجرت کے پہنچ جانے ضروری ہیں۔ شرح اشتہارات کے لئے دفتر ہذا کو لکھیں۔ (مینجر)

یومیہ (ڈائری ۱۹۵۲ء)

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت ہذا نے عمدہ کاغذ پر خوبصورت۔ رنگین اردو ٹائپ میں ۱۹۵۲ء کا یومیہ شائع کیا ہے جس میں جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اندرون و بیرون پاکستان کے پتوں کے علاوہ بعض دیگر ضروری اور روزمرہ کے کام کرنے والی مفید معلومات درج کر دی گئی ہیں۔ جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کے پاس اس یومیہ کا ہونا از بس ضروری ہے۔ دوسرے احمدی دوست بھی جماعت کے کسی عہدہ دار کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ۲/۱۲ روپے فی نسخہ علاوہ محصول ڈاک۔ "دفتر نشر و اشاعت ربوہ" سے طلب فرمائیں۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیز نصیر احمد بھٹی کے ہاں مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نعیمہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت کرے۔ صالحہ بامراد اور خادم دین بنائے۔ آمین

بشیر احمد بھٹی۔ احمد کمرشل کالج راولپنڈی

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۲ء

اس فتنے کو روکا جائے

محلہ کرشن نگر لاہور میں اہل سنت والجماعت کا ایک جلسہ منعقد ہوا ہے۔ جس میں اس معنے کی ایک قرارداد پاس کی گئی ہے کہ چونکہ پاکستان میں اہل سنت والجماعت کی اکثریت ہے۔ اس لئے شیعوں کو اکثریت کی دلآزاری سے روکنا چاہیئے۔

اصولی بات تو یہ ہے کہ جس چیز سے کسی کی دلآزاری ہوتی ہے۔ حکومت کو اسے ضرور روکنا چاہیئے۔ خواہ وہ ایک ہی شخص ہو جس کی دلآزاری ہوتی ہے۔ مگر ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اس میں اکثریت اور اقلیت کا کیا سوال ہے۔ حکومت کا فرض تو یہ ہے کہ وہ کسی پاکستانی شہری کی دلآزاری نہ ہونے دے۔ خواہ دلآزاری کرنے والے کی اکثریت لاکھ میں ایک کم لاکھ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر شیعہ تبرّا سے اہل سنت والجماعت کی دلآزاری کرتے ہیں۔ تو بری بات ہے۔ مگر کیا ایسا فی الواقعہ ہے۔

پاکستان میں اسلام کے مختلف فرقے آباد ہیں۔ اور ان میں سے تقریباً ہر فرقہ نے پاکستان کے لئے ایسی قربانیاں کی ہیں جیسی کسی دوسرے فرقہ نے۔ اہل سنت والجماعت نے قربانیاں کی ہیں تو شیعوں نے بھی۔ اہلحدیث نے بھی احمدیوں نے بھی۔ جہاں تک پاکستان کے شہری حقوق کا تعلق ہے سب فرقے یکساں ہیں۔ سب کو اپنے اعتقادات کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ مگر ایسی بات نہ ہو جس سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہو۔

دراصل اکثریت اور اقلیت کا سوال وہ لوگ نہیں اٹھا رہے۔ جنہوں نے واقعی پاکستان کے لئے قربانیاں کی ہیں۔ بلکہ یہ سوال وہی لوگ اٹھا رہے ہیں۔ جو پہلے بھی پاکستان کے خلاف تھے اور اب بھی اسکو فتنہ وفساد کا گھروندا بنانے کے ارادے رکھتے ہیں۔

حکومت کو چاہیئے کہ جتنی جلد ہوسکے اس فتنہ کو زبردست ہاتھ سے دبا دے۔ ورنہ یہ آگ پھیلتے پھیلتے اتنی پھیل جائے گی کہ اسکو بجھانا ناممکن ہو جائے گا۔ حکومت اس فتنہ پرداز گروہ کو اچھی طرح جانتی پہچانتی ہے۔ جو یہاں اختلاف عقائد کی بناء پر مختلف فرقوں کو باہم لڑانے کی قابل نفرت سعی کر رہا ہے۔ کیا حکومت اس کا کما حقہ انسداد کرے گی؟

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

(۲)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

کذالک جعلناکم امۃ وسطاً
لتکونوا شھداء علی الناس
ویکون الرسول علیکم شھیدا

یعنی ہم نے اس طرح تم کو اعلےٰ درجہ کی جماعت بنایا ہے۔ تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ۔ اور رسول اللہ تم پر نگران ہوں۔

ہمارے لئے ایک چیز تو وہ کامل تعلیم ہے جو قرآن کریم میں دی گئی ہے۔ اور دوسری چیز رسول اللہ کا اسوہ حسنہ ہے۔ تعلیم یہ ہے کہ ہم شریعت کے احکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس کی روح کو بھی قائم رکھیں۔ رسول اللہ کا اسوہ حسنہ یہ ہے کہ آپ نے اس تعلیم پر عمل کر کے دکھا دیا۔ آپ نے جہاں شریعت کے ذرا ذرا سے حکم کی پابندی کی۔ ساتھ ہی اس کے حدود بھی عمل سے متعین فرما دیئے۔ اپنی مثال سے جو حدود آپ نے متعین فرمائے۔ اس میں کمی بیشی سے آپ نے سختی سے روکا۔ یہ سنت رسول اللہ ہے۔ اس لئے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ اسلام کے دو مرکزی ستون ہیں

اسلام ایک روحانی نظام ہے مگر اس معنے میں نہیں کہ ہم ترک دنیا کر کے کسی پہاڑ کی غار میں بیٹھ یاد اللہ کرتے رہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم زندگی کے تمام کام کریں۔ مگر ان کو اس نقطۂ نظر سے کریں کہ ہمیں اپنے ذرہ ذرہ سے عمل کی جوابدہی اللہ تعالےٰ کے حضور کرنا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیراً یرہ و من یعمل
مثقال ذرۃ شرًّا یرہ۔

یعنی جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بھی بدی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا

اسلام زندگی کے اصول پیش کرتا ہے کہ کس طرح زندگی گزاری جانا چاہیے۔ وہ زندگی سے فرار کا نام نہیں ہے۔ وہ ہماری زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایک لائحہ عمل ہم کو دیتا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ ہم زندگی سے فرار اختیار کر کے اسلام کے اصولوں پر عمل نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس نے ایمان اور عمل دونوں پر زور دیا ہے۔ ایمان بغیر عمل کے ہیچ ہے۔ اور عمل بغیر ایمان کے بالکل بے کار۔ یہودیت نے عمل پر اتنا زور دیا کہ شریعت کی روح مر گئی۔ نصرانیت نے صرف ایمان کو لے لیا۔ تو رہبانیت آگئی۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان کہلانے والوں نے جن کا کام تھا کہ وہ اسلام کی تعلیم کو سنت اللہ کے مطابق اجاگر کرتے۔ اور لوگوں کے لئے نگران۔ بننے عملاً بالکل ترک کر دیا ہے عوام کو تو جانے دیجئے۔ علماء کہلانے والوں کا یہ حال ہے۔ کہ کچھ ان میں سے خشک ملّا بن کے رہ گئے ہیں۔ تو کچھ صوفی اور پیر کہلانے لگے ہیں۔ ملّا کی مجلس میں جائیے تو وہ آپ کو ذرا ذرا سی عملی کوتاہی پر قتل وغارت کی داستانیں سنائے گا۔ پاجامہ کا پائنچہ کیوں ذرا نیچے ہے۔ ڈھیلے کا استعمال کیوں اس طرح ہوا۔ اور اس طرح نہیں ہوا۔ نماز میں ٹخنے کیوں ملے ہوئے ہیں یا کیوں اتنے کھلے ہوتے ہیں رفع یدین آمین بالجہر الغرض سینکڑوں مسائل ہیں جن میں سے ہر ایک کے لئے ارتداد کا خوف اور سزائے قتل کی دھمکی موجود ہے۔ دوسری طرف خانقاہ میں شریعت پر طریقت کی فوقیت جتائی جا رہی ہے۔ پیر صاحب قرآن کریم سے ثابت فرما رہے ہیں کہ اعمال تو صرف چھیتھڑے ہیں جو ہم نے اتار کر پھینک دیئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

فاعبد ربک حتّٰی یاتیک
الیقین

اپنے رب کی صرف اس وقت تک عبادت یعنی نماز روزہ کی پابندی کر جب تک تجھ کو یقین نہ آجائے جب یقین آگیا ہے تو اب (نعوذ باللہ) اٹھک بیٹھک کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ اور بھوکا مرنے سے فائدہ؟ جب الا اللہ کی ضرب عرش کے پائے پر جا کر پڑتی ہے تو ہمیں اذان سے کیا واسطہ۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی جو دعا ہمیں سکھائی۔ اس میں فرما دیا تھا۔

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

یعنی اے رب العالمین ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا کہ جن پر غضب کیا گیا۔ اور نہ گمراہوں کا۔ حدیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ مغضوب علیہ گروہ یہودیوں کا ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانیاں کر کے اللہ تعالےٰ کے غضب کو بھڑکایا اور ضالین کا گروہ نصرانی ہیں جو گمراہ ہو گئے۔ یعنی شریعت کو لعنت قرار دے کر ایمان پر اتنا ناواجب زور دیا کہ انسان کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا۔ اور کہا کہ وہ ہمارے گناہوں کے لئے صلیب پر (نعوذ باللہ) لعنتی موت مرا۔ اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر اپنے باپ کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا

سورۂ فاتحہ میں اس امر کو جو اہمیت دی گئی ہے۔ اور جو زور ان دونوں انتہائی غلطی آمیز طریقوں سے بچنے کے لئے خاص طور پر دعا مانگنے پر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو پہلے ہی علم تھا۔ کہ ان لوگوں پر بھی جو مسلمان کہلائیں گے ایسا زمانہ آنے والا ہے جب وہ صراط مستقیم سے بھٹک کر ان متضاد پگ ڈنڈیوں پر دور دور نکل جائیں گے۔ اور اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس مرض کا علاج بھی پیدا کیا ہے۔ ورنہ یہ دعا سکھانے کا مطلب ہی کیا ہے؟ چنانچہ اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کریں گے۔ مطلب یہ کہ مسلمان کہلانے والے قرآن کریم کے بتائے ہوئے صراط مستقیم سے بھٹک بھٹک اور ان متضاد پگ ڈنڈیوں پر پڑ پڑ جائیں گے۔ مگر ہم بھی ان کو صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہی رہینگے اور قرآن کریم کی تعلیم کو بار بار پیش کرتے ہی رہیں گے۔ چنانچہ ہر دور میں اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں کو اس کام کے لئے متعین کرتا چلا آیا ہے۔ اور ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہا ہے۔ اور وہ اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اور اپنے اپنے حلقہ اثر تک اصلاح اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کا احیاء و تجدید کرتے رہے ہیں۔ آج جبکہ ذرائع رسل و رسائل کی افراط کی وجہ سے تمام دنیا ایک ہو گئی ہے۔ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب ملحق ہو گئے ہیں۔ اور مختلف اقوام اور مختلف ادیان ایک میدان میں جمع ہو گئے ہیں۔ اور تمام مسلمان کہلانے والے بھی ان بھول بھلیوں میں حیران و سرگرداں پھر رہے ہیں۔ اور اسلام کے صراط مستقیم سے بھٹک کر غیر اسلامی راستوں پر گامزن ہیں۔ تو ضرور تھا کہ ایسے اہم ترین وقت پر وہ مجدد وہ محی الدین وہ امام آتا جس کی خبر ہر نبی اللہ نے دی ہے۔ اور جس کے متعلق فداہ امھاتنا و اٰبائنا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ وہ امت کس طرح ضائع ہو سکتی ہے۔ جس کے آغاز میں میں ہوں اور آخر میں عیسےٰ ابن مریم۔ جس کا دوسرا نام الامام المھدی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم

قرآن کریم میں عجمی الفاظ کی آمیزش کا غلط خیال

از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۱)

علماء تحقیق اور ائمہ سلف میں اس بارے میں اختلاف ہے۔ کہ آیا قرآن مجید میں کوئی غیر عربی لفظ آیا ہے یا نہیں۔ علامہ جلال الدین السیوطی لکھتے ہیں:۔

"اختلاف الائمة فی وقوع المعرب فی القرآن فالاکثرون ومنهم الامام الشافعی وابن جریر و ابوعبیدة والقاضی ابوبکر وابن فارس علی عدم وقوعه فیه .... وذهب آخرون الی وقوعه فیه۔" (الاتقان جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

ترجمہ:۔ "ائمہ اس بارے میں مختلف ہیں کہ قرآن مجید میں معرب الفاظ (عجمی الفاظ جنہیں عربی سانچے میں ڈھالا گیا ہو) واقع ہوئے ہیں۔ یا نہیں؟ ائمہ کی اکثریت جن میں امام شافعی رح ابن جریر۔ ابوعبیدہ۔ القاضی ابوبکر اور ابن فارس بھی شامل ہیں۔ اسی خیال کی ہے کہ معرب الفاظ قرآن مجید میں موجود ہیں۔"

حضرت ابن عباس اور دوسرے بزرگوں سے مختلف الفاظ قرآنی کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ یہ ہندی زبان کا ہے۔ یہ حبشی زبان کا ہے۔ یہ نبطی زبان کا ہے۔ وغیرہ ذالک۔ اس قسم کی روایت کے متعلق معرب الفاظ کے وقوع فی القرآن کے منکرین نے تین تاویلیں کی ہیں۔

(۱) "قال ابن جریر ما ورد عن ابن عباس وغیره من تفسیر الفاظ من القرآن انها بالفارسیة او الحبشیة او النبطیة او نحو ذالک انما اتفق فیها توارد اللغات فتکلمت بها العرب والفرس والحبشة بلفظ واحد"

امام ابن جریر کا قول ہے۔ کہ ان روایات کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ قرآنی الفاظ ان زبانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور عربی زبان میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ توارد الکلمات ہے۔ عرب و عجم اپنی اپنی زبان کے لحاظ سے ان الفاظ کو بولتے ہیں۔

(۲) وقال غیره بل کان للعرب العاربة التی نزل القرآن بلغتهم بعد مخالطة لسائر الالسنة فی اسفارهم فعلقت من لغاتهم الفاظ غیرت بعضها بالنقص من حروفها واستعملتها فی اشعارها و محاوراتها حتی جرت مجری العربی الفصیح ووقع بها البیان وعلی هذا الحد نزل بها القرآن۔"

یعنی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عربوں کی زبان میں سفر کے ذریعہ مخالطت کے باعث بعض عجمی الفاظ دخل پذیر ہو گئے تھے۔ جنہیں وہ لوگ کچھ کمی بیشی سے اپنے اشعار و محاورات میں استعمال کرنے لگ گئے۔ یہ الفاظ فصیح عربی زبان کی حیثیت اختیار کر گئے۔ اور ایسے ہی الفاظ معربہ قرآن مجید میں ہیں۔"

(۳) تیسری تاویل یا توجیہہ حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا روایات کی یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ کو بعض الفاظ قرآنی کو غیر عربی ٹھہرانے میں غلطی لگ گئی ہے۔ امام السیوطی نقل کرتے ہیں:۔

"وقال آخرون کل هذه الالفاظ عربیة صرفة ولکن لغة العرب متسعة جدا ولا یبعد ان تخفی علی الاکابر الجلة وقد خفی علی ابن عباس معنی فاطر وفاتح قال الشافعی فی الرسالة لا یحیط باللغة الا نبی" (الاتقان جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

ترجمہ دوسرے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مزعومہ الفاظ خالص عربی الفاظ ہیں۔ لیکن چونکہ عربی زبان بہت وسیع زبان ہے۔ اس لئے اس کے بعض الفاظ کا بڑے بڑے علماء پر بھی مخفی رہ جانا بعید نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ پر لفظ فاطر اور لفظ فاتح کے معنی واضح نہ ہو سکے۔ حضرت امام شافعیؒ نے الرسالة میں لکھا ہے کہ عربی زبان کا احاطہ صرف نبی ہی کر سکتا ہے۔

(۲)

ان ہر سہ تاویلات سے ظاہر ہے کہ جو لوگ قرآن مجید میں معرب الفاظ کے ہونے کے قائل نہیں۔ انہوں نے روایات کے مقابل پر محض قیاس سے کام لیا ہے۔ اور اس قیاس کی محکم بنیاد کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام السیوطی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ کے وارد ہونے کے قائل ہیں۔ انہوں نے مشہور تابعی حضرت ابو میسرة کے قول "فی القرآن کل لسان" پر بنیاد رکھی ہے۔ ایسا ہی قول سعید بن جبیر اور وہب بن منبہ سے بھی مروی ہے۔ امام السیوطی نے ابن النقیب کے مندرجہ ذیل بیان کو بھی وزنی قرار دیا ہے کہ

"والقرآن احتوی علی جمیع لغات العرب وانزل فیه بلغات غیرهم من الروم والفرس والحبشة شیء کثیر۔" (الاتقان جلد ۱)

ترجمہ: "عرب قبائل کی تمام زبانوں پر قرآن مجید حاوی ہے۔ نیز اس میں رومیوں، ایرانیوں اور اہل حبشہ کی زبان کے [illegible]"

اسی سلسلہ میں امام السیوطی کا مندرجہ ذیل اقتباس خاص توجہ کے قابل ہے لکھتے ہیں:۔

"قال ابو عبید القاسم بن سلام بعد ان حکی القول بالوقوع عن الفقهاء والمنع عن اهل العربیة والصواب عندی مذهب فیه تصدیق القولین جمیعا وذالک ان هذه الاحرف اصولها اعجمیة کما قال الفقهاء لکنها وقعت للعرب فعربتها بالسنتها وحولتها عن الفاظ العجم الی الفاظها فصارت عربیة ثم نزل القرآن وقد اختلطت هذه الحروف بکلام العرب فمن قال انها عربیة فهو صادق ومن قال عجمیة فصادق ومال الی هذا القول الجوالیقی وابن الجوزی وآخرون۔" (الاتقان صفحہ ۱۳۷)

ترجمہ:۔ ابو عبیدؒ نے فقہاء کا قول نقل کیا ہے کہ قرآن مجید میں معرب الفاظ پائے جاتے ہیں اور اہل عربیہ کا انکار نقل کیا ہے اور پھر کہا ہے کہ میرے نزدیک ایسا مذہب درست ہے جس سے دونوں گروہوں کی تصدیق ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ الفاظ معربہ اپنے اصل کے لحاظ سے عجمی ہیں جیسا کہ فقہاؒ کا خیال ہے۔ لیکن پھر عرب لوگوں نے ان الفاظ کو اپنی زبانوں میں داخل کر لیا اور وہ عجمی الفاظ کی بجائے عربی الفاظ بن گئے۔ جب قرآن مجید کا نزول ہوا اس وقت یہ الفاظ کلام عرب میں خلط ملط ہو چکے تھے پس جو ان الفاظ کو عربی کہتا ہے وہ بھی سچا ہے اور جو انہیں عجمی قرار دیتا ہے وہ بھی سچا ہے۔ ابن الجوزی اور الجوالیقی وغیرہ بھی ابو عبیدؒ کے اس مذہب کے قائل نظر آتے ہیں"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ فقہاء قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ کے وقوع کے معترف ہیں اور اہل عربیہ جو بظاہر اس نظریہ کے مخالف ہیں ان کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگرچہ بلحاظ اصل بعض عجمی لفظ قرآن مجید میں آ گئے ہیں۔ مگر چونکہ اہل عرب ان کو نزول قرآن کریم سے پہلے اپنا چکے تھے۔ اس لئے ان الفاظ کو "الفاظِ عربیہ" کہنا درست ہے۔

(۳)

الامام السیوطی نے الاتقان میں ایک سو بائیس الفاظ قرآنی کو پیش کر کے روایات درج کی ہیں کہ ان میں سے بعض رومی زبان کے ہیں بعض عبرانی اور بعض سریانی کے ہیں اور بعض ہندی اور حبشی زبان سے لئے گئے ہیں۔ ان سب کے آخر میں امام السیوطی لکھتے ہیں:۔

"فهذا ما وقفت علیه من الالفاظ المعربة فی القرآن بعد الفحص الشدید سنین ولم یجتمع قبل فی کتاب قبلی۔"

کہ میں نے سالہا سال کی سخت محنت اور تدقیق کے بعد قرآن مجید میں الفاظ معربہ کے اس مجموعہ پر اطلاع پائی ہے۔ میری اس کتاب سے پہلے یہ اکٹھا مجموعہ کسی اور جگہ موجود نہیں ہے۔"

امام السیوطی کے اس مجموعہ الفاظ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے ان الفاظ کو غیر عربی قرار دینا سراسر غلط ہے۔ یہ الفاظ اپنی وضع اپنی ساخت۔ اپنے معنے۔ اپنے اخذ اور اپنے تصرفات کے لحاظ سے خالص عربی الفاظ ہیں۔ عربی زبان ایک سائنٹفک زبان ہے۔ اس کے قواعد نہایت معقول ہیں اور اس کے تمام الفاظ بامعنی ہیں۔ کوئی ایک اسم بھی معنوی حقیقت سے عاری نہیں ہے۔ اس معیار کے مطابق مزعومہ معربہ الفاظ کا خالص عربی الفاظ ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اسی بناء پر اہل عربیت ان الفاظ کو غیر عربی فرض کرنے کیلئے قطعاً تیار نہیں ہیں لیکن بعض لوگوں میں قرآنی الفاظ کو غیر عربی قرار دینے کا خیال جنون کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ دیکھئے لفظ الرحمٰن جو اپنے وزن۔ اپنے مادہ، اپنے تصرفات اور اپنے معنے کے لحاظ سے ٹھیٹھ عربی لفظ ہے۔ اس کے متعلق امام المبرد اور ثعلب کا قول ہے "انه عبرانی" کہ یہ عبرانی لفظ ہے۔ اسی کی تقلید میں سید محمدؐ سلیمان صاحب ندوی نے لکھ دیا ہے کہ:۔

"خدا کے لئے رحمٰن کا لفظ اسلام سے پہلے عام طور سے عربوں میں مستعمل نہ تھا اصل میں یہ عبرانی لفظ ہے اور صرف یہود و نصاریٰ اور بعض دیگر ارباب مذہب اس کو بولتے تھے۔"

(ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۳۹)

حالانکہ بات صاف تھی کہ یہ لفظ عربی کا زبان کا ہے دوسری زبانوں میں یہ عبرانی ہو یا سریانی ہو عربی زبان سے گیا ہے۔

بشکریہ الفرقان احمد نگر (باقی)

درخواست ہائے دعاء

(۱) شاہ جی محمدؐ اکبر ترنگ زئی ضلع پشاور تحصیل چارسدہ ایک مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب ان کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) ملک افتخار احمد خان صاحب ایاز کے ہاں ۱۶ جنوری کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم نومولود کو باصحت زندگی والا اور خادم دین بنائے (۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم ناصر محمود صاحب ٹبالوی کے ہاں مورخہ ۲۷/۱۲/۵۱ کو لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم اجرائے نبوت ہے

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کوردوال)

(۲)

—— (۳) ——

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء گذرے۔ جو کوئی نئی شریعت نہ لائے تھے۔ نہ انہوں نے تورات کو منسوخ کیا۔ نہ احکام جدیدہ لائے۔ وہ نبی تھے مگر بغیر شریعت کے۔ اُن کی شریعت وہی تھی۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تھی۔ اُن کی ہدایت کا منبع وہی تھا۔ وہ تورات کی ہی تعلیم دینے کے لئے آتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا قیام اُن کی آمد کا مقصد تھا۔ اُسی کے ماتحت وہ عمل کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنزَلنَا التَّورٰاةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ۔ يَحكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ اَسلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا ..... وَكَانُوا عَلَيهِ شُهَدَاءَ (مائدہ ع ۷)

یعنی ہم نے تورات اُتاری۔ جس میں ہدایت اور نور تھے اور اس تورات کے ذریعہ بہت سے نبی جو حضرت موسیٰؑ کے فرمانبردار تھے۔ یہود کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے۔ اور وہ تورات پر نگران مقرر تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ثابت ہو گیا۔ کہ کچھ ایسے انبیاء آتے رہے۔ جو اُسی شریعت کے حامل تھے اور تورات کے مطابق یہود میں فیصلے کیا کرتے تھے۔ اور تجدید دین اُن کا مقصد تھا۔ جو "کانوا علیہ شھداء" سے یہ ظاہر ہے۔

پس آنحضرت صلعم کا مثیل موسیٰ قرار پانا اس امر کا مستلزم ہے۔ کہ آپ کے بعد بھی ایسی نبوت کو جاری و ساری تسلیم کیا جائے۔ جس میں قرآن مجید کی شریعت کا ہی نفاذ ہو۔ یہی دستور العمل ہے۔ نہ اوامر و نواہی منسوخ ہوں۔ اور نہ احکام جدیدہ شامل ہوں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل موسیٰ ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں تو اللہ تعالیٰ فرمائے۔ کہ اُمت موسویہ میں بغیر شریعت کے انبیاء آتے رہے۔ جو شریعت موسویہ کے مؤید اور حامل تھے اور شریعت کے قوانین کی وضاحت کرتے تھے۔ مگر اُمت محمدیہ جو موسیٰؑ کے مثیل کی اُمت ہے۔ ایسی نعمت نبوت سے محروم رہے۔ اس صورت میں تو حضرت موسیٰؑ کا افضل ہونا بھی قرار پایا۔ اور آنحضرت صلعم کے مثیل موسیٰ ہونے میں بھی رخنہ وارد ہوا۔ پس حضور انورؐ کا مثیل موسیٰ ہونا اس خیال کو قریب بھی نہیں آنے دیتا کہ اُمت محمدیہ میں غیر تشریعی نبوت جو چشمۂ نبوت محمدیہ سے مستفاض ہو نہ ہے۔

—— (۴) ——

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں اللہ تعالیٰ نے ایک نبی مبعوث کیا۔ یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم۔ وہ ایک غیر تشریعی نبی تھے۔ جو موسوی دین کے احیاء کے لئے آئے تھے۔ تورات ہی اُن کا دستور العمل تھا۔ اور اُس کے وہ مفسر تھے۔ چنانچہ اُن کا خود دعویٰ ہے۔

"یہ خیال مت کرو۔ کہ میں تورات یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ میں منسوخ کرنے کو نہیں۔ بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا شوشہ تورات کا ہرگز نہیں مٹے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو (متی باب ۵ / ۱۷-۱۸)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری ناسخ شریعت موسویہ نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اُن غلط خیالات کو دور کرنے آئے تھے۔ جو تورات کی تعلیم کے خلاف لوگوں میں پھیل چکی تھیں اور یہی مفہوم اُن کے یہ کہنے کا ہے "بلکہ پوری کرنے آیا ہوں۔" اور یہی تجدید دین ہے۔

گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تجدید دین کے لئے نبی مبعوث ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَفَّينَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيسَى ابنِ مَريَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَينَ يَدَيهِ مِنَ التَّورٰاةِ (مائدہ ع ۷)

کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے غیر تشریعی انبیاء کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ جو تورات کے مصدق تھے۔

پس آنحضرت کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم ہوا۔ کہ آپ کی اُمت میں سے بھی ایک ایسا عیسیٰ پیدا ہو۔ جو غیر تشریعی ہو۔ پہلی کتاب کا مصدق ہو۔ اور تجدید دین اس کا مقصد ہو۔ پس اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ اُمت محمدیہ میں بغیر شریعت کے تجدید دین کرنے والا قرآن حکیم کا مصدق نبی بھی نہیں آ سکتا۔ تو ایسا کہنے والا مدعی خود ہی فیصلہ کرے کہ وہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "مثیل موسیٰ" ہونے کا انکار کر رہا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں مثیل موسیٰ تسلیم کرتے ہوئے اس امر کی مدعی ہے۔ کہ خدا نے ایک مسیح بھیجا۔ جو بغیر شریعت کے آیا جس نے دین اسلام کی وہ تجدید کی۔ کہ دشمن بھی کلمات تحسین کہنے پر مجبور ہو گیا۔ جس نے قرآن مجید کی شریعت کو پھر زندہ کیا۔ اور جس کا دستور العمل وہی قرآن مجید ہے۔ جو حضرت رسول آنحضرت صلعم پر اُترا۔

اُمت محمدیہ کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ یہاں بھی مسیح پیدا ہو۔ اور وہ نبی ہو۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی۔ تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔" (نزول المسیح حاشیہ ص ۴۸)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

"مسیح صرف اسی کام کے لئے آیا تھا۔ کہ تورات کے احکام شدومد کے ساتھ ظاہر کرے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ تا قرآن شریف کے احکام کی وضاحت بیان کر دیوے۔" (ازالہ اوہام ص ۲)

پھر فرمایا:۔

"جیسا کہ ابن مریم نے حضرت موسیٰ کے دین کی تجدید کی۔ اور وہ حقیقت اور مغز تورات کا جس کو یہودی لوگ بھول گئے تھے۔ ان پر دوبارہ کھول دیا۔ ایسا ہی وہ مسیح ثانی جو مثیل موسیٰ کے دین کی جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں تجدید کرے گا۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۳۸)

(باقی آئندہ)

نماز باترجمہ آنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے تفسیری نوٹوں میں لکھا ہے۔ کہ قرآن کریم میں جو ہے۔ حَتّٰى تَعلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔ کہ یہاں تک کہ تم جانو۔ کہ تم اپنی زبان سے کیا کہتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ترجمہ جاننا ضروری ہے۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:۔

"صیغہ تعلیم و تربیت کی غرض جماعت کی دینی تعلیم و تربیت ہے۔ علماء بنانا نہیں۔ بلکہ ایسے مسائل سے واقفیت کرانا ہے۔ جن کے سوائے کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اب کئی عورتیں آتی ہیں۔ جو کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتیں۔ تو نماز کس طرح پڑھ سکتی ہوں گی۔ جب نماز نہیں پڑھ سکتیں تو مسلمان کس طرح ہو سکتی ہیں۔ اور وہ غرض کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ جو اس سلسلے کی ہے۔ نماز کوئی ٹونہ نہیں۔ بلکہ باترجمہ آنی چاہیئے۔ کیونکہ جو ترجمہ نہیں جانتا۔ وہ سمجھ کہاں سکتا ہے۔ اور معارف پر غور کہاں کر سکتا ہے۔ اور جسے یہ بات حاصل نہیں۔ وہ خدا سے تعلق کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہماری غرض اُسی وقت پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہمارا ایک ایک مرد۔ ایک ایک بچہ۔ ایک ایک عورت اس قدر واقفیت دین سے رکھے۔ جو مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ تب تک ترقی نہیں ہو سکتی۔"

نظارت ہذا اپنے ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کے الفضل کے اعلان کی طرف احباب کی توجہ منعطف کراتی ہے۔ اس میں کلمہ طیبہ۔ عقائد اسلام اور نماز با ترجمہ ماہ جنوری ۱۹۵۲ء میں سکھانے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ یہ دینی نصاب ایسا نہیں۔ جو مشکل ہو۔ اکثر احباب کو یاد ہوتا ہے۔ اُن کی دہرائی ہو جاتی ہے۔ اور جن کو نہیں سے سیکھ لیتا ہے۔ اُن کو یاد ہو جاتا ہے۔ پس نظارت تمام جماعتوں سے اُمید کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں باقاعدگی سے اس دینی نصاب کو جاری کریں گی۔ اور ہدایت کے مطابق ماہ فروری میں امتحان لیکر نتیجہ سے اطلاع دیں گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال جماعتہائے احمدیہ فوراً توجہ فرمائیں

جیسا کہ تمام سیکرٹری صاحبان مال کو معلوم ہے۔ کہ مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کئی جماعتوں کی طرف سے گذشتہ سال کا بقایا وصول نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے بقایا داران و نادہندگان کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے بقایا داران جماعتوں کے عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان مال کو چاہیئے۔ کہ گذشتہ بقایا کی وصولی کی ازحد کوشش فرمائیں۔ اور بقایا کے وصول کرنے کے بعد نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔ نیز بقایا داران و نادہندگان کی فہرستیں معہ بقایا ارسال فرمائیں۔ تاکہ بقایا داران سے براہ راست خط و کتابت بھی کی جا سکے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۹)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل امرتسر

"ایک مدت گذری۔ لندن میں خانہ خدا کی تعمیر کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ اور اس کی تکمیل کے لئے بڑے بڑے ارادے کئے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسلمین اور امیر افغانستان اور دیگر دالیان تاج و تخت کے علاوہ بے شمار دیگر افراد قوم نے بھی اس میں عملی مدد دی تھی۔ اور لوگوں کے ذوق شوق سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بس لندن میں مسجد کی تعمیر کوئی دن کی بات ہے۔ مگر آج اس تحریک کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے"

"ہم احمدیہ جماعت کی ہمت بلند کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس نے اس سوال کو اب پھر اٹھایا ہے اور اس طرح اٹھایا ہے کہ تیس ہزار روپیہ کی رقم ایک ہفتہ کے اندر چند مقامات کے احمدیوں نے فراہم کر دی ہے اور اسوقت تک قریباً نصف لاکھ روپیہ کا چندہ (نقد موعودہ) ہو چکا ہے۔ مسجد کے لئے نصف ایکڑ زمین مطلوب ہو گی۔ جس کی قیمت سوا لاکھ روپیہ اندازہ کی گئی ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ نے گویا ۵-۶ لاکھ روپیہ جمع کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ جو اس کی تعداد کو نہیں بلکہ اس تعداد کی ہمت کو دیکھتے ہوئے یقین ہے کہ بہت جلد جمع ہو جائے گا۔

(وکیل امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۰ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار کشمیری لاہور

"ایک احمدی کا قابل تقلید مذہبی جوش" کے زیر عنوان رقمطراز ہیں:۔

"مولوی ظہور حسین مبلغ احمدیت جو دو سال سے بالکل لاپتہ تھے پھر واپس ہندوستان آ گئے ہیں اس دوران میں آپ کو بہت سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے ایک خط میں بیان کرتے ہیں۔ کہ انہیں بغیر پاسپورٹ کے بے کسی اور بے بسی کی حالت میں مشہد سے بخارا کی طرف جانا پڑا۔ اور وہ بھی دسمبر کے مہینہ میں جب کہ راستہ برف سے سفید ہو رہا تھا۔ راستے میں روسیوں کے ہاتھ پڑ گئے جہاں آپ پر مختلف مظالم توڑے گئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ برچھی سے مارا گیا۔ تاریک کنویں میں رکھا گیا۔ کئی کئی دن سور کا گوشت کھانے کے لئے ان کے سامنے رکھا گیا۔ لیکن وہ سر فروش عقیدتمند جادۂ استقلال پر برابر قائم رہا۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص جو قید خانہ میں انہیں دیکھنے آیا۔ ان کی تعلیمات کی بدولت احمدی ہوئے بغیر باہر نہ نکلا۔ اس طرح تقریباً چالیس اشخاص احمدی ہو گئے۔ جو باتیں آج مولوی ظہور حسین سے جیل کے اندر اور جیل کے باہر ظہور میں آئیں۔ قرون اولین کے مسلمانوں میں اشاعت مذہب کے لئے ایسی ہی تڑپ ہوا کرتی تھی۔ کیا ہمارے ناظرین کو معلوم نہیں۔ کہ امام ابو حنیفہؒ جیل کے اندر بھی لوگوں کو درس دیتے رہے۔ احمدی مسلمانوں کے عقائد اور عام مسلمانوں کے عقائد میں بوجہ احمدیت و محمدیت بہت کچھ اختلاف ہے (؟) تاہم اس امر کو بلا خوف تردید سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے اندر وہ اخلاص وہ عزم اور وہ تڑپ اپنے مذہب کی حمایت و اشاعت کے لئے نہیں جو ایک معمولی احمدی بھی اپنے دل کے اندر رکھتا ہے۔ کاش اسلام کے دوسرے فرقے بھی کفر سازی و کفر پروری کی بجائے ایسے ہی مجاہد پیدا کر سکیں"۔

(اخبار کشمیری لاہور)

ایڈیٹر صاحب اخبار مسیر روزگار آگرہ

فتنہ ارتداد کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"ہندوستان۔ میں ۔راس کماری سے اٹک تک برادران اسلام میں جو بیداری اور اپنے پکے اور سچے مذہب کی حمایت اور اعانت کا جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا ثبوت مقامی جماعتہائے اسلام سے علماء اور واعظین کی سرگرمی اسلام کی حقیقت کا معیار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس جماعت علماء میں جتنے وفد اور جس قدر واعظ اور ہمدردان اسلام کوشاں ہیں۔ ان میں سب سے بڑھا ہوا نمبر جماعت قادیان کا ہے۔ جس کے واعظ اور حامیان اسلام کی جماعتیں ہر قسم کے مصائب اور مصارف برداشت کر کے مصروف کار ہیں۔ جو بے حد قابل شکر گزاری کے ہیں"۔

(مسیر روزگار آگرہ یکم مئی ۱۹۲۳ء)

ایڈیٹر صاحب "اخبار آگرہ" آگرہ

"سکندرہ میں جو شدھی ہونے والی تھی وہ بھی کچھ احمدی راجپوت مبلغین کے بروقت پہنچ جانے پر رک گئی ہے۔ اور ان ملکانوں نے جن کو آریہ بہکا رہے تھے۔ شدھ ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ آریہ مبلغین ہر قسم کے جائز اور ناجائز ذرائع ان ملکانوں کی گمراہی کے لئے کام میں لا رہے ہیں۔ ...... جہاں تک ہمیں علم ہے۔ احمدیہ جماعت اس کی پوری اہلیت رکھتی ہے کہ وہ اس موقعہ پر کامیابی کے ساتھ کام کر سکے۔ کیونکہ یہ لوگ تبلیغ کا کافی تجربہ رکھتے ہیں اور غیر مذاہب سے بھی واقف ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں ایسے مبلغین بھی ہیں۔ جو نسلاً راجپوت ہونے کی وجہ سے ملکانہ قوم پر پورا اثر ڈال سکتے ہیں۔

(اخبار آگرہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۳ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار لاہور

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احمدی جماعت قادیانی بھی فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے درد بھرے دل سے بڑی مستعدی اور عقیدت مندی کے ساتھ اپنی جماعت کے امام کی فرمانبرداری میں کمربستہ ہے اور وہ ان مقامات پر جا پہنچے ہیں۔ جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں۔ اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں۔ آج خبر موصول ہوئی ہے کہ اس جماعت کے تقریباً پچاس مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ ایسے مبلغ ہیں کہ (۱) آمد و رفت کا کرایہ خود خرچ کریں گے (۲) اور یہ تین ماہ تک جس میں تبلیغ کام کریں گے اپنے کھانے پینے کا بھی خود خرچ برداشت کریں گے۔ (۳) اس زمانہ کارکردگی میں اپنے عیال کے اخراجات کے لئے بھی کسی قسم کی مدد کے طلبگار نہیں ہوں گے۔ اور اپنے افسروں کی ماتحتی میں مثل سپاہیوں کے فرمانبردار رہیں گے اور وہ پیدل چلنے۔ بھوکے رہنے۔ جنگلوں میں سونے اور مخالفوں کے ظلم سہنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ اس جماعت کے امام نے مبلغین کے واسطے اسوقت یہ معیار رکھا ہے۔ اور یہ لوگ اسوقت نہایت تیز رفتار سے کام کر رہے ہیں"

(اخبار ذوالفقار لاہور یکم اپریل ۱۹۲۳ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار مشرق گورکھپور

"ناظرین اخبار نے ۱۵ مارچ کی اشاعت میں ہمارا لیڈنگ آرٹیکل اور ایک جداگانہ نوٹ پڑھا ہو گا جس میں ہم نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ فرقہ احمدیہ نے اگر سعی کی تو بہت کچھ حالت سنبھل سکتی ہے۔ خدا کا حکم ہو گیا اور اس جماعت کے امام یا پیشوائے جماعت احمدیہ کی لگاتار تقریروں اور تحریروں کا اثر ان کے تابعین پر بہت گہرا پڑا۔ اور اس جہاد میں اسوقت سب کے آگے یہی فرقہ نظر آتا ہے۔ اور اگر اس فرقہ نے آریہ سماج کی کوششوں کو خاک میں ملا دیا۔ جس کا ہم کو اچھی طرح یقین ہے کہ ضرور ایسا ہو گا۔ تو دین اسلام کی خدمت کرنیوالوں میں بڑے بڑے مدارس اور خانقاہوں کے علماء اور صلحاء گرد ہو جائیں گے کیوں؟ اسلئے کہ جناب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ ایک پیسہ چندہ ہمکو نہیں چاہیئے۔ ڈیڑھ سو سرفروش اس جہاد کے لئے آمادہ ہوں جو کہ اپنے پاس سے خرچ کریں۔ اپنے بال بچوں کی کفالت خود کریں۔ زمین بچھونا آسمان اوڑھنا ہو۔ تھوڑے تھوڑے لوگ جائیں جب وہ راہ خدا میں کام آئیں تو اور لوگ آگے بڑھیں۔ اس آواز پر بڑے بڑے عالم فاضل ایم اے بی اے۔ ایم ایس سی۔ ایل ایل بی سرفروشی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور باوجود اس بات کے کہ احمدی فرقہ کے نزدیک اس گروہ نو مسلم (ملکانوں) کی تائید کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس فرقہ سے اسکو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر اسلام کا نام لگا ہوا تھا۔ اسلئے اس کی شرم سے امام جماعت احمدیہ کو جوش پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کی بعض تحریریں دیکھکر دل پر ہیبت طاری ہوتی ہے کہ ابھی خدا کے نام پر جان دینے والے موجود ہیں۔ جناب امام جماعت احمدیہ کی تقریروں اور اسکیم کے خلاصے ہم نے کئے جو درج کئے جائینگے ہم ان کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ عزم میں استقلال اور استقلال میں قوت روحانی عطا فرمائے تاکہ ہمارے دینی علماء کو کچھ تو شرم دامنگیر ہو اور خلوص و للہیت کا ایک جذبہ ہی ان میں پیدا ہو جائے۔ ہمکو اس بات کا بالکل خدشہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ وہاں جا کر اپنے عقائد کی تعلیم دے گی اور ان کو احمدی بنائے گی۔ اس لئے کہ اب تک اس جماعت کے جو وفود گئے ہیں۔ تو انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دی ہے اور ہم اسوجہ سے ہر فرقہ اہل اسلام کے ساتھ ہمنوا رہتے ہیں کہ ہمارے اور ہمارے مذہب کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ عقائد کی تبدیلی اور عقائد کے اختلافات کو ہم راہ خدا میں روکاوٹ ڈالنے والا نہیں سمجھتے اور اگر ہمارے علماء کو اس کا اندیشہ ہو تو وہ اپنی شگفتہ جماعت میں ایسی للہیت اور ایسا خلوص پیدا کریں کہ آگے بڑھیں کہ ستو کھائیں اور چنے چبائیں اور اسلام کو بچائیں۔ جماعت احمدیہ کے ارکان میں ہم یہ خلوص بیشتر دیکھتے ہیں چاہے کسی سبب سے ہو مگر ہے ضرور۔ دیانت اور ایفائے عہد اپنے امام کی تبعیت میں یہ جماعت ضرب ہے"۔

"جناب مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی عالی حوصلگی اور ایثار کی تعریف کے ساتھ مسلمانوں کو بھی ایثار کی غیرت دلاتے ہیں۔ مسلمانوں میں فیاضی اور سخاوت کی کمی نہیں۔ وہ اس سے کہیں زیادہ چندہ دے سکتے ہیں اور دینگے بھی۔ مگر افسوس کہ اسکے تحفظ اور باقاعدہ خرچ کی ذمہ داری کے قابل لوگ نظر نہیں آتے۔ دیانت اور امانت جو مسلمانوں کی امتیازی صفتیں تھیں۔ آج وہ ان میں نایاب ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فیاضی اور ایثار کے ساتھ انکی دیانت اور آمد خرچ کے ابواب کی درستگی اور باقاعدگی سب سے زیادہ قابل ستائش ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجود آمدنی کی کمی کے یہ لوگ بڑے بڑے کام کر رہے ہیں"۔ (مشرق ۹ مارچ ۱۹۲۳ء)

اعلان قضا

چودھری محمد شریف صاحب نے مستری محمد ایوب خاں صاحب معرفت مرزا رحیم بیگ صاحب مکان نمبر ۱۵ صدر گوشت مارکیٹ حیدرآباد سندھ کے خلاف ۱۷۲/۸/۹ روپے دلائے جانے کی درخواست دی تھی۔ جس کا یک طرفہ فیصلہ مستری صاحب کے خلاف کر دیا گیا ہے۔ مستری صاحب اس یک طرفہ فیصلہ کی منسوخی کے لئے ایک ماہ تک دفتر قضا ربوہ میں درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظم احمدیہ دارالقضا ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

تقرر قاضی

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور نے بمشورہ احباب جماعت پشاور مکرم صوفی غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ مہمند ایجنسی پشاور کو جماعت احمدیہ پشاور کا قاضی منتخب کر کے منظوری کے لئے لکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت منظوری عطا فرما دی ہے۔ (ناظم احمدیہ دارالقضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

ضروری اطلاع

مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال ربوہ نے مکرم محمد صادق صاحب اے۔سی ولد کرم الدین صاحب ساکن ڈینگرویٹ کوٹلی جموں حال Park / 200959, 102 / M.U.R.P.A Drig Road Karachi کے خلاف دارالقضا میں درخواست دی ہے۔ کہ انہوں نے ۱۹۴۷ء میں صدر انجمن احمدیہ سے مبلغ ۱۸۰/ روپے بطور قرضہ حسنہ لئے تھے۔ جن میں سے مبلغ -/۱۵۲ روپے ان کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ لہٰذا یہ رقم انہیں یکمشت دلائی جائے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مکرم محمد صادق صاحب موصوف کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کا جواب ارسال فرمائیں۔ اور بتاریخ ۱۳/۳/۵۲ اصالتاً یا بذریعہ نمائندہ خود پیروی مقدمہ کے لئے حاضر ہوں۔ بصورت غیر حاضری دوسرے فریق کا بیان سنکر بہرحال فیصلہ کر دیا جائیگا۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مصباحی بہنیں توجہ فرماویں

انعامی مضمون۔ مصباحی بہنوں میں شوق تصنیف پیدا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ مصباح میں مختلف انعامی مضامین کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا انعامی مضمون "اسلامی پردہ" ہوگا۔ جس میں قرآن مجید اور احادیث سے اس امر کو ثابت کیا ہو۔ کہ پردہ ضروری ہے۔ علاوہ ازیں پردہ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب بھی ہو۔ یہ مضمون مصباح کے زیادہ سے زیادہ آٹھ صفحات اور کم از کم پانچ صفحات پر مشتمل ہو۔ جو مضمون سب سے اعلیٰ ہوگا۔ اس کو مارچ ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں شائع کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تمام مضامین ۲۰ فروری تک دفتر مصباح میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ انعام کم از کم دس روپے نقد یا اتنی قیمت کی کتب سلسلہ ہوں گی۔

نیز یہ بھی یاد رہے۔ کہ مضمون بھیجنے والی بہنیں اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کریں۔ لاہور کی مصباحی بہنیں یاد رکھیں۔ کہ لاہور میں ہمارے رسالہ کے ایجنٹ مکتبہ تحریک کے مینجر ملک اکبر علی صاحب واقف زندگی ہیں۔ رسالہ ان سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے پاس ہو۔ بی۔اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

نام میں تبدیلی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش میرا نام محمد خضر تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ مجھے حضور کے تجویز کردہ نام سے ہی مخاطب فرماویں۔
(خاکسار محمد خضر سابق محمد بوٹا درویش حلقہ ناصر آباد قادیان دارالامان)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔!

حفاظتی کونسل کو مسئلہ کشمیر کے متعلق کوئی مضبوط قدم اٹھانا چاہیئے

لنڈن ۲۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے اپنے لنڈن کے قیام میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور لارڈ اسمے سے جو بات چیت کی ہے۔ اسے بہت خفیہ رکھا جا رہا ہے ——— چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد سے قریب ترین تعلق رکھنے والے پاکستانی اس امر پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں کہ کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق ڈیورس کی تجویز کے متعلق ہندوستان عدم واقفیت کا اظہار کر رہا ہے

کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کے ہونے والے اجلاس کے متعلق پاکستانی ذرائع کا کہنا ہے۔ "اب کونسل کے سامنے دو ہی راستے ہیں: ایک یہ کہ وہ فریقین سے پھر ثالثی پر راضی ہونے اور ثالث کے فیصلوں کو مان لینے کو کہے۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ حفاظتی کونسل ان بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پیش کر دے جو ہندوستان اور پاکستان نے منظور کی ہیں۔ اور ان سے کہے کہ وہ اسے پورا کریں ایسا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ حفاظتی کونسل منصوبہ ڈیورس کے ساتھ گراہم کی تجاویز بھی منظور کرلے۔ اور دونوں فریقوں سے کہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندوں کی زیر نگرانی وہ ان پر عملدرآمد کریں اگر کونسل واقعی اس مسئلہ کو طے کرنا چاہتی ہے تو یہی اس کا عملی طریقہ ہے۔

کونسل کی طرف سے کوئی کارروائی نہ ہونے یا غیر مؤثر کارروائی ہونے کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ قابض فریق کو اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہونے کا موقع دیا جائے۔

ڈاکٹر گراہم نے متعدد دفعہ استصواب سے پہلے ہندوستان کو فوجوں کے انخلاء پر راضی کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اگر کونسل نے ڈاکٹر گراہم سے مزید کوشش کرنے کو کہا۔ تو ان کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اور غالباً ڈاکٹر گراہم ایسی پیشکش قبول بھی نہیں کریں گے۔ (اسٹار)

~~~~~~~~

مسٹر ایڈن سے صلاح الدین پاشا کی ملاقات کی ملاقات کا کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ دونوں میں سے کسی کی طرف سے بھی ایسا انتظام کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مصری حکومت اس وقت تک نئی تجاویز پیش نہیں کرے گی جب تک کہ مصر کی اندرونی حالت مخدوش ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں جنگی جہازوں کی تیاری

لنڈن ۲۴ جنوری۔ اس وقت برطانوی وزارت بحریہ جو جنگی جہاز تیار کرا رہی ہے۔ ان کی تعداد ۱۹۴۵ء کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ چھوٹے جہازوں کے علاوہ جن کی خاصی تعداد ہے۔ زیادہ تر جہاز تباہ کن قسم کے ہونگے۔ متعدد طیارہ بردار جہاز بھی بنائے جانے والے ہیں۔ لیکن جہاز ساز کارخانوں میں کام کی زیادتی کی وجہ سے غالباً ۱۹۵۲ء کے پروگرام میں انہیں شامل نہ کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

پاکستان ٹیونس کے مسلمانوں سے گہری ہمدردی رکھتا ہے

لنڈن ۲۴ جنوری۔ اقوام متحدہ کے پاکستانی وفد سے قریب ترین تعلق رکھنے والے حلقے اس خبر کی قطعی تردید کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان نے فرانس کے خلاف شکایت پیش کرنے میں ٹیونس کی مدد نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان پاکستانی ذرائع نے کہا ہے۔ "ہم نے ٹیونس سے اپنی ہمدردی کو کبھی پوشیدہ نہیں رکھا۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حفاظتی کونسل صرف ہمدردی کی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔ ہم اس مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے ٹیونس کے وزراء سے تفصیلی بات چیت کی ہے۔ فرانس سے بھی ہماری گفت و شنید ہو رہی ہے۔ تمام واقعات سے باخبر ہوئے بغیر ہم ایسے مسئلہ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے ہیں۔ چونکہ ٹیونس میں پاکستان کی سفارتی نمائندگی نہیں ہے۔ اس لئے تمام معلومات دوسرے ہی ذرائع سے حاصل کرنی ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مسلمان اور غیر خود مختار ممالک کے لئے اپنی ہمدردی کبھی پوشیدہ نہیں رکھی عرب ممالک اور بعض ایشیائی ملک بھی اس مسئلہ کو پیش کرنے کے ذرائع پر غور کر رہے ہیں (اسٹار)

مسٹر ایڈن سے صلاح الدین پاشا کی ملاقات نہیں ہوگی

لنڈن ۲۴ جنوری دفتر خارجہ اینگلو مصری تنازعہ میں ثالثی کے لئے ابن سعود کی تجاویز کا انتظار کر رہا ہے۔ جو برطانوی سفیر کے حوالہ کر دی گئی ہیں۔ یہ تجاویز مصر کو پیش کی جا چکی ہیں۔ ص م

ہم سب کو مل کر اسٹرلنگ علاقہ کے استحکام کیلئے کوشش کرنی چاہیئے (وزیر خزانہ)

لنڈن ۲۴ جنوری۔ وزیر خزانہ چوہدری محمد علی نے برطانیہ کے مالیاتی اڈیٹروں سے جو غیر رسمی بات چیت کی ہے۔ اس میں انہوں نے اسکی وضاحت کر دی ہے۔ کہ اسٹرلنگ بلاک سب کے لئے مفید ہے۔ اس لئے سب کو مل کر اس کے استحکام کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چوہدری محمد علی نے بتایا۔ کہ اخراجات کو اپنی آمدنی کے اندر رکھنے کی کوشش کر کے پاکستان اس استحکام میں مدد دیگا۔ اگر اس پالیسی کو کامیاب کرنا ہے۔ تو اسٹرلنگ بلاک کے تمام شرکاء کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور کسی کو اس اصول کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر انفرادی طور پر ممالک نے کارروائی کی۔ تو اس میں یکسانیت نہیں پیدا ہوگی۔

صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک کو اپنی درآمدات بڑی حد تک کم کرنی ہوں گی۔ پاکستان جیسے پسماندہ ملک کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسٹرلنگ بلاک کو مضبوط بنانے کے لئے وہ مشینی سامان کی درآمد کے لئے اسٹرلنگ فاضلات کو استعمال کرتا رہے۔ (اسٹار)

بغداد ۲۴ جنوری۔ بغداد کی یونیورسٹی میں شعبہ کیمیا کے ڈین نے امریکہ کے دورہ سے واپس آکر کہا۔ کہ پیٹنٹ ادویہ بنانے کے لئے یہاں ایک کارخانہ قائم کرنے کے مسئلہ پر انہوں نے غور کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس کارخانہ میں پنسلین بھی بنائی جائیگی (اسٹار)

بمبئی ۲۴ جنوری۔ مسٹر بینیگل راؤ نے جو حال تک اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مندوب رہے ہیں۔ بتایا ہے کہ وہ ۵ فروری کو ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں جج کا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ (اسٹار)

نیویارک ۲۴ جنوری۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عرب امریکی تیل کمپنی کا صدر سعودی عرب میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

مختصرات

لنڈن ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نے کل مسٹر ایڈن لارڈ اسمے اور کابینہ کے دوسرے وزراء کو لنچ پر مدعو کیا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی موجود تھے۔ (اسٹار)

دمشق ۲۴ جنوری۔ شام کے مفتی اعظم کی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے۔ جو مسلم علماء کے لئے کوئی یکساں قسم کے موزوں لباس کی سفارش کرے گی۔ کمیٹی کے دوسرے ارکان شام کے برگزیدہ قاضی مسلم اوقاف کے ڈائریکٹر جنرل اور دو ممتاز علماء ہیں۔ (اسٹار)

بغداد ۲۴ جنوری۔ یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ عراق میں تعمیر جدید کی کونسل آئندہ مالی سال کے دوران میں ۳,۰۰۰,۰۰۰ دینار کی رقم کی منظوری دیگی۔ جس سے بغداد اور دوسرے بڑے شہری مرکزوں میں مزدوروں کے لئے سستے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

لنڈن ۲۴ جنوری۔ گذشتہ سال لنڈن میں سڑکوں کے حادثات کی مجموعی تعداد ۵۰۹۸۰ ہوئی۔ ۱۹۵۰ء میں یہ تعداد ۴۷۰۸۶ تھی۔ ان میں سے ۶۶۰ حادثے مہلک ثابت ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں ۶۱۷ آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ یوگوسلاوی حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ یوگوسلاوی جمہوریہ کی حکومت کی طرف سے فلسطینی پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے ذریعہ ۱۶۰۰ ٹن شکر بیروت پہنچ گئی ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو بڑھائیں
~~~~~~~~